محدث فتوی
مجلس التحقیق الاسلامی
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL PAKISTAN

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض کمپنیاں اور دکانیں اپنی تجارت کو فروغ دینے کی خاطر خریداروں کو مفت انعام پش کرتی ہیں۔ یہ مفت انعام کبھی سامان کی شکل میں ہوتا ہے۔ مثلاً کار، فریج، ٹی وی وغیرہ اور کبھی روپے پیسے کی شکل میں۔ عام طور پر یہ انعام قرعہ اندازی کے ذریعے خریداروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کیا اس مفت انعام کا لینا جائز ہے؟ قرعہ اندازی کے ذریعے انعام پش کرنے کی وجہ سے کیا یہ طریقہ کار جوا اور لاٹری سے مشابہ نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کافی غور وفکر کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تجارت کو فروغ دینے کی خاطر اس طرح کے مفت انعام پش کرنا خواہ سامان کی شکل میں ہو یا روپے پیسے کی شکل میں جائز ہے اور یہ چیز جوا یا لاٹری میں شمار نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ جوا اور لاٹری میں یہ ہوتا ہے کہ بہت سارے لوگوں کا پسہ یکجا کرکے کچھ لوگوں کے درمیان تقسیم کردیا جاتا ہے۔ بہت سارے لوگوں کے نقصان کی وجہ سے کچھ لوگوں فائدہ ہوتا ہے۔ جب کہ اس طرح کے مفت انعام میں یہ صورتِ حال نہیں ہوتی ہے۔ دکان دار اپنی خوشی سے اور اپنی جیب سے کچھ انعام خریداروں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔ جہاں تک قرعہ اندازی کا مسئلہ ہے تو شرعی لحاظ سے قرعہ اندازی میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ قرعہ اندازی کا طریقہ کار حدیث سے ہی ثابت ہے۔

یہ مفت انعام دکان دار اگر اپنی جیب سے نہیں بلکہ سامان کی تھوڑی تھوڑی قیمت بڑھا کر اور خریداروں سے یہ قیمت وصول کرکے اس زائد قیمت سے خریدا ہوا انعام خریداروں میں مفت تقسیم کرتا ہے تو یہ چیز جوا اور لاٹری کے زمرے میں شامل ہوجائے گی۔

تاہم دکان دار اگر اپنی جیب سے اور اپنی خوشی سے یہ مفت انعام لوگوں میں تقسیم کرتا ہے پھر بھی یہ طریقہ کار میری نظر میں بہت پسندیدہ نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

اجتماعی ومعاشی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 204

محدث فتویٰ